S_1996_5_533_535

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ای۔رام کرشنن اور دیگران

بنام

ریاست کیرالہ اور دیگران

4 ستمبر 1996

کے۔راما سوامی اور فیزان ادین، جسٹسز

ملازمت قانون:

ایڈہاک ملازمین کو باقاعدہ بنانا-تقرری کے انتظار میں سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیے گئے امیدوار-منتخب افراد کو تقرری دینے اور خالی آسامیوں کو مطلع کرنے کے لیے عدالت عالیہ کی ہدایت-منعقد: عدالت عالیہ نے صحیح طور پر ہدایت دی-حکومت پبلک سروس کمیشن بھارت کا آئین، آرٹیکل 320 کے بذریعے بھرتی کے قواعد اور انتخاب کے لیے قانونی عمل کے بذریعے امیدواروں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے آئین کے برعکس کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی۔

ریاست ہریانہ بنام پیارا سنگھ، (1982) 4 ایس سی سی 118، حوالہ دیا گیا

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 16725۔

1993 کے او۔پی۔نمبر 17422 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 24.6.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست کنندگانوں کے لیے متھائی ایم۔پائیکڈے، سی۔این۔سری کمار اور شاجو فریسیس۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

درخواست کنندگان کو 1981 اور 1985 کے درمیان ریاستی حکومت کے فلیریا محکمہ میں فیلڈ ورکرز کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ پہلی مثال میں، انہوں نے W.P نمبر 250/92 اور دائر کیا تھا عدالت عالیہ نے حکومت کو ہدایت کی تھی کہ وہ ان کی نمائندگی پر غور کرے اور اسے 18 جنوری 1993 کے فیصلے کے ذریعے نمٹائے۔ جب وہ اس عدالت میں آئے تو اس عدالت نے حکومت کو ہدایت کی کہ وہ ریاست ہریانہ بنام پیارا

سنگھ، (1982) 4 ایس سی سی 118 میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں ان کے مقدمات پر غور کرے۔ اس کے بعد، چونکہ حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا، درخواست کنندگان نے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی۔ اس دوران پبلک سروس ایم کمیشن (پی ایس سی) نے ان امیدواروں کا انتخاب کیا تھا جن کی تقرری نہیں کی جا رہی تھی۔ لہذا، منتخب افراد عدالت عالیہ سے رجوع کرتے ہیں اور رٹ پٹیشن دائر کرتے ہیں۔ درخواست کنندگان نے عدالت عالیہ میں ریٹ پٹیشن بھی دائر کی جس میں ریگولرائزیشن کی درخواست کی گئی۔ عدالت عالیہ نے 24 جون 1996 کو او۔ پی۔ نمبر 17422/93 میں اعتراض شدہ حکم میں درخواست کنندگان کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کے بیچ کو مسترد کر دیا، منتخب افراد کی طرف سے دائر رٹ درخواستوں کی اجازت دی اور حکومت کو پی ایس سی کے بذریعے منتخب کردہ امیدواروں کی تقرری کی ہدایت کی۔ اس نے حکومت کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ پی ایس سی کے بذریعے تیار کردہ منتخب امیدواروں کی فہرست میں سے 30 آسامیوں کو پر کرنے کے لیے پی ایس سی کو درخواست بھیجے۔ اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

درخواست کنندگان کے فاضل وکیل، مسٹر ایم۔ ایم۔ پائیکڈے کی طرف سے یہ دلیل دینے کی کوشش کی قابل ہے کہ پریا سنگھ کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کی روشنی میں اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ درخواست گزار 14 سال سے زیادہ عرصے سے جاری ہیں، انہیں باقاعدہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، عہدوں کو پی ایس سی بھرتی کے اصولوں کے بذریعے انتخاب کے بذریعے پر کیا جانا ہے۔ اس لیے ضروری طور پر درخواست پی ایس سی کے بذریعے انتخاب کے لیے بھیجی گئی اور امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ ان حالات میں، ایسے امیدواروں کا تقرر کرنا ضروری تھا، جنہیں پی ایس سی کے ذریعے تقرری کے لیے اہل اور منتخب اور سفارش شدہ پایا گیا تھا۔ عدالت نے درخواست کنندگان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے سے انکار کرنے کے اختیار کا صحیح استعمال کیا تھا۔

فاضل وکیل نے حکومت کے ایک حکم پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی جہاں حکومت نے ایڈہاک ملازمین کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ظاہر ہے، چونکہ فیصلہ قانونی تقاضوں کے تحت آتا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 320 حکومت پی ایس سی کے بذریعے انتخاب کے لیے بھرتی کے قواعد اور قانونی عمل کے بذریعے امیدواروں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے آئین کے منافی کوئی فیصلہ نہیں لے سکتی۔ لہذا عدالت عالیہ نے حکومت کو صحیح طور پر ہدایت دی ہے کہ وہ پی ایس سی کے بذریعے منتخب کردہ امیدواروں میں

سے 30 خالی آسامیوں اور عجیب وغریب یا جو بھی خالی آسامیاں ہوں انہیں پر کرنے کے لیے مطلع کرے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ درخواست کنندگان زیادہ عمر کے ہو چکے ہیں اور اس لیے خالی آسامیوں کو پر کر کے ان کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کے لیے ضروری ہدایت دی جاسکتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ راحت بھی نہیں دی جاسکتی۔ اگر درخواست گزار بھرتی کی تاریخ کو زیادہ عمر کے ہو گئے ہیں، تو عمر کی شرط میں نرمی کرنا مناسب حکومت کا کام ہوگا اور درخواست کنندگان کو قطار میں کھڑا ہونا ہوگا اور پی ایس سی کے بذریعے انتخاب کرنا ہوگا۔ اس طرح انہیں جو ملتا ہے وہ صرف عہدوں پر تقرری کا حق ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24